Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ حبیب بنک نے جیت لیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے

پاک آرمی نے دوسری اور فضلِ عمر کلب ربوہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی

چار روزہ ٹورنامنٹ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

ربوہ ۲۸ صلح (جنوری) تیرھواں چار روزہ آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ حبیب بنک کراچی نے پاکستان آرمی کی ٹیم کو ہرا کر آج یہاں جیت لیا اور چیمپئن شپ کی ٹرافی حاصل کی۔

ٹورنامنٹ ختم ہونے پر امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے جیتنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فائنل میچ بھی دیکھا اور آخر میں اجتماعی دعا کرائی اور کھلاڑیوں کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

ایک یادگار میچ

تیرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے آخری دن ایک نہایت دلچسپ مقابلہ بھی منعقد ہوا۔ اس میں باسکٹ بال کے مایہ ناز اور مشہور پرانے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ یہ میچ نہایت پُرلطف رہا۔ اس میں ایک طرف سید جاوید حسن صاحب کی کپتانی میں جناب اکمل وائیں، جناب خورشید موتی لالی، جناب نظام الدین اور جناب جہاں شیر صاحب نے حصہ لیا جبکہ مدِمقابل ٹیم کے کپتان شیخ امین صاحب تھے اور ان کی ٹیم میں جناب مسعود عالم، جناب پروفیسر محمد علی، جناب مولوی محمد افضل اور جناب نذیر حسین بھاٹی تھے (باقی صفحہ ۸ پر)

اس ٹورنامنٹ میں ملک کے کونے کونے سے آئی ہوئی بیس ٹیموں نے حصہ لیا۔ آخری نتائج کی رو سے حبیب بنک کراچی کی ٹیم چیمپئن، پاکستان آرمی کی ٹیم رنر اپ، فضلِ عمر کلب ربوہ کی ٹیم تیسرے نمبر پر اور پاکستان ریلوے کی ٹیم چوتھے نمبر پر آئی۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے اوّل، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو بالترتیب تین ہزار روپے، دو ہزار روپے اور ایک ہزار روپے کے انعامی بانڈوں کے خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔ حبیب بنک کی ٹیم کے کیپٹن جناب عبد الرحیم اور کوچ اور مینیجر جناب علوی صاحب تھے جبکہ پاکستان آرمی کی ٹیم کے کپتان کیپٹن حسین مہدی اور کوچ اور مینیجر میجر اے۔ ڈبلیو قریشی تھے ان کو بھی انعامات دیئے گئے۔ فضلِ عمر کلب ربوہ کے کیپٹن جناب ظہیر شاہ اور مینیجر اور کوچ پروفیسر چوہدری محمد علی نے بھی انعامات (باقی صفحہ ۸ پر)

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۲ تبلیغ ۱۳۵۹ھش ۲ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عام طور پر بہتر ہے مگر فلو کا اثر ابھی باقی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرم راجہ عبد المجید صاحب دار العلوم شرقی ربوہ احبابِ جماعت سے اپنے بچوں اور بہو کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا خاص فضل فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ کی اکسٹھویں مجلسِ مشاورت

۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوگی، اِنْشَاءَ اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۶۱ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۵۹ ہش (بمطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(اس سے پہلے کے اعلانات میں غلطی سے اکسٹھویں مجلس مشاورت کی بجائے ۴۱ ویں مجلس مشاورت چھپ گیا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ ادارہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ
۲ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

کائنات بذاتِ خود توحیدِ باری کی آئینہ دار ہے

روزنامہ "الفضل" مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۰ء میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے سورۃ النجم کی آیت وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی (یعنی ہر ایک چیز کا انتہا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی ہوتا ہے) پیش کر کے اس میں بیان کردہ رفیع الشان صداقت پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے اس صداقت کو واضح کرنے میں اس آیۂ کریمہ کی اُس تفسیر سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد کتب میں فرمائی ہے اور اُس تفسیر سے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیباچہ انگریزی تفسیر القرآن میں فرمائی ہے بھرپور استفادہ کیا ہے بلکہ اسے پیش ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک الفاظ میں کیا ہے۔

ان ہر دو نہایت ہی لطیف اور پُر معارف تفاسیر میں یہ امر بڑی خوبی اور عمدگی سے ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ کائنات کا مرکز ایک خدا ہے جو منفرد حیثیت رکھتا ہے تمام دیگر ہستیوں سے، اور وہ واحد منبع ہے تمام موجودات کا اور اپنے کاموں کے کرنے میں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ اُس کا کوئی باپ تھا، اور نہ کوئی متوازی طاقت اُس کے ساتھ موجود ہے اور نہ اس کے بالمقابل کسی طاقت کا وجود ہے۔

اس ضمن میں محترم مولانا نے زمانۂ حال کی بعض طبیعیاتی تحقیقات وانکشافات کا بھی اشارۃً ذکر کیا ہے۔ ان میں سے فزکس میں نوبل انعام یافتہ اس صدی کے مایۂ ناز پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی حالیہ تحقیق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس کا تعلق کائنات میں کارفرما مختلف قوتوں کی مشترک بنیاد تلاش کرنے سے ہے۔ آپ کی اس جدید تحقیق نے بعض قوتوں کا فی الاصل ایک ہی قوت کا مظہر ہونا ثابت کر کے مغرب کے بے دین سائنسدانوں کو توحید خالص کی ڈیوڑھی پر پہنچا دیا ہے اور وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے بموجب عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اُس دالان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ اس مہتم بالشان پیشگوئی کے ضمن میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ یہ محض آپ کی خیالی امید نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے آپ کو یہ بشارت ملی ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے اس مضمون کے تسلسل میں آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات اور اس میں پائی جانے والی ہر شئی کی ایک اور ایسی بنیادی خصوصیت کا بھی ذکر فرمایا ہے جس سے نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی آشکار ہوتی ہے بلکہ اُس کے احد ہونے کا بھی ایک حتمی ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ پھر اس ضمن میں ہم براہ راست علم طبیعیات (فزکس) سے تعلق رکھنے والی حضور علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی کا بھی ذکر کریں گے جو محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی حالیہ مایۂ ناز تحقیق کے ذریعہ بھی بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی ہے اور آئندہ بھی اسی شان اور آب و تاب سے پوری ہوتی چلی جائے گی۔

جہاں تک کائنات اور اُس کی ہر شئی کی اُس بنیادی خصوصیت کا تعلق ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ کائنات اور اس کا ذرہ ذرہ ہستی باری تعالیٰ کا ہی نہیں بلکہ اس کی توحید کا بھی آئینہ دار ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی ہر چیز میں توحید کا نقش رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی نقش کیا گیا ہے اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلتِ انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔ ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے، مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر ایک چیز میں لکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے۔ اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی۔ اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے۔ آگ کو دیکھو (اس کی) شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔ زمین کو لو اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۲، ۶۳)

اس نہایت ہی پُر معارف اور بصیرت افروز ارشاد میں حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ کائنات کی ہر شئی میں توحید کا نقش جلوہ گر ہے اور دلیل اس کی یہ دی ہے کہ کائنات کی ہر شئے میں کرویت پائی جاتی ہے اس لحاظ سے کائنات کی ہر شئے کے گول ہونے میں توحید ہی کا نور چمکتا نظر آتا ہے۔ کائنات کی تخلیق اور اس کی ساخت پر مبنی خالق کائنات کے احد ہونے کی اس طبیعیاتی دلیل کا خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں مختلف پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ جہاں تک کائنات کی ہر شئے کے کروی ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝

(الحجر آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ اور یقیناً ہم نے آسمان میں بُرج بنائے ہیں اور اُسے دیکھنے والوں کے لئے سجایا ہے۔

اس آیت میں بروج جو کروی شکل کے حامل ہوتے ہیں سے مراد نہ صرف نظام شمسی کے تمام اجرام، سیارے اور ستارے ہیں بلکہ لفظ بروج استعمال کر کے ان کے گول ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور چونکہ کروی شکل میں جہت نہیں ہوتی اس لئے اس کرویت میں یہ واضح اشارہ پایا جاتا ہے کہ کائنات کی ہر شئی میں توحید کا نقش موجود ہے اور ہر شئی اپنی خلقت اور ہیئت کے اعتبار سے توحید باری کا ثبوت فراہم کر رہی ہے۔ پھر کائنات میں پائے جانے والے تمام اجسام ذرات کے مجموعوں سے ہی بنے ہیں اور ذرات اپنی جگہ پانی کے قطرہ کی طرح کروی شکل ہی رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے تو کائنات کی ہر شئی میں توحید کا نقش موجود ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کائنات کی ہر شئے کے اندر توحید کے اس نقش کو ایک اور جہت سے بھی اُجاگر کیا ہے اور وہ یہ کہ یہ کائنات اور جتنی بھی جاندار اور بے جان چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں ان کا مخرج اور منبع ایک ہی ہے۔ جہاں تک اس پوری کائنات اور نظام شمسی کا تعلق ہے اس کے لاتعداد کرّے جنہیں ہم چاند سورج زمین اور سیاروں اور ستاروں کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ سب اپنی تمام تر بوقلمونی کے باوصف ابتدائے آفرینش میں اپنی خلقت کے لحاظ سے ایک ہی وجود کی شکل میں متشکل ہوئے تھے بعد میں خدا تعالیٰ نے اُس مادی وجود واحد کو پھاڑ کر سورج، چاند، سیاروں اور ستاروں کو علیحدہ علیحدہ وجود بخشا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات میں توحید کے اس نقش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط (الانبیاء آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ آسمان اور زمین دونوں بند تھے (یعنی ایک ہی وجود تھے) پس ہم نے اُن کو کھول دیا (یعنی اُنہیں ایک دوسرے سے الگ کر کے اُنہیں علیحدہ علیحدہ وجود بخشا)

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کرۂ ارض پر حیات کا مخرج اور منبع بھی ایک ہی ہے۔ چنانچہ زندگی یا حیات میں توحید کے اس نقش کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط (الانبیاء آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پانی سے ہی ہر چیز کو زندہ کیا۔

مزید برآں انسانوں کی خلقت میں بھی توحید کا نقش موجود ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اُس نے روئے زمین کے تمام انسانوں مردوں اور عورتوں کو نفسِ واحد سے ہی پیدا کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا۔ (الزمر آیت ۷)

ترجمہ:۔ تم کو اُسی (یعنی خدائے واحد نے) ایک جان سے پیدا (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کا ایک ایمان افروز پہلو

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

کمالِ حُسن

ام معبد ایک بدوی خاتون صحرا میں خیمہ ڈالے ہوئی تھی کہ سفرِ ہجرت کے دوران آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس خاتون نے چند لمحات کے لئے ہی حضورؐ کے پُر انوار اور خدا نما چہرہ کو دیکھا اور دل وجان سے آپؐ پر فریفتہ ہوگئی۔ ام معبد نے اپنے شوہر کو حضورؐ کا حلیہ مبارک نہایت درجہ فصیح وبلیغ اور دلآویز الفاظ میں یوں بتایا۔

"ظاھر الوضاءۃ ابلج الوجہ حسن الخلق لم تعبہ ثجلۃ ولم تزرِ بہ صعلۃ وسیم قسیم فی عینیہ وَسَج فی اشفارہ وطف وفی صوتہ صحل وفی عنقہ سطع وفی لحیتہ کثاثۃ۔ ازج، اقرن۔ ان صمت فعلیہ الوقار وان تکلم سما وعلاہ البھاء اجمل الناس وابھاہ من بعید واحلاہ واحسنہ من قریب۔

ترجمہ: حضور کا تقدس نمایاں چہرہ روشن اور حضور کی خلق میں حسن تھا نہ موٹاپے کا عیب اور نہ دُبلاپن کا نقص خوش رو حسین۔ آنکھیں کشادہ اور سیاہ پلکیں لمبی آواز میں کھناک۔ گردن صراحی دار۔ ڈاڑھی گھنی۔ بھویں کمان دار اور جڑی ہوئی خاموشی میں وقار کا مجسمہ گفتگو میں صفائی اور دلکشی۔ حسن کا پیکر اور جمال میں یگانۂ روزگار۔ دور سے دیکھو تو حسین ترین۔ قریب سے دیکھو تو شیریں ترین اور جمیل ترین بھی۔

(کبیر نحفی انتخاب حدیث از مولانا محمد جعفر شاہ ندوی پھلواری صـ۲۱ مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور)

حضرت جابر بن سمرہ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا۔ بولے نہیں ماہ وخورشید کی طرح۔

(مشکوٰۃ باب صفت النبیؐ)

یہی صحابی فرماتے ہیں کہ ایک شب کو جب مطلق ابر نہ تھا اور چاند نکلا تھا۔ میں کبھی آپؐ کو دیکھتا تھا اور کبھی چاند کو۔ حقیقت یہ ہے کہ حضورؐ مجھے چاند سے زیادہ خوبرو معلوم ہوتے تھے۔

(مشکوٰۃ باب صفت النبیؐ)

سید الشہداء حضرت حسن بن علیؓ نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے سراپائے حبیب دریافت کیا فرمایا۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجھہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر۔

(معجم کبیر)

یعنی حضورؐ صاحب جلالت وعظمت انسان تھے اور چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح تاباں تھا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے آقا ومطاع حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک تر وحسین تر چہرے کا اپنے فارسی اور عربی کلام میں بڑی کثرت سے نہایت والہانہ انداز میں نقشہ کھینچا ہے فرماتے ہیں ؎

انی اری فی وجھک المتھلل
شانا یفوق شئون وجہ ذکاء

میں آپ کے نورانی چہرہ میں آفتاب کی شان سے بالاتر اور بہت بڑھ کر شان پاتا ہوں

ضاھت ایاۃ الشمس بعد ضیائہ
فاذا رئیت فھاج منہ بکائی

آپ کی ضیاء سے سورج کی شعاعیں کچھ کچھ مشابہ ہیں۔ اس لئے جب میں سورج کو دیکھتا ہوں تو مجھ پر رقت طاری ہوجاتی ہے۔ (مثن الرحمٰن صـ۲۷، صـ۲۸)

وز کمال صورت وحسن اتم
جملہ خوباں را کند زیر قدم

آنحضرتؐ کے انتہائی جمال اور کمال حسن کے باعث تمام حسینانِ عالم حضورؐ کے پاؤں کے نیچے مٹی کی طرح پڑے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صـ۵۲۶)

حسنِ روئے او بہ از صد آفتاب وماہتاب
خاک کوئے او بہ از صد نافہ مشک تتار

آنحضرت کے چہرے کا حسن صدہا سورجوں اور چاندوں سے بڑھ کر ہے۔ اور آپ کی گلی کی خاک مشک تتار کے صدہا ناقوں سے بھی بہتر ہے۔

عارفاں را منتہائے معرفت علم رُخت
صادقاں را منتہائے صدق بر عشقت قرار

عارفوں کی معرفت کی انتہا تیرے حسن کا علم ہے۔ اور صادقوں کے صدق کی انتہاء تیرے عشق پر استقامت ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام)

آں رُخے فرخ کہ یک دیدارِ او
زشت رو را میکند خوش منظرے

آپ کا چہرہ ایسا مبارک ہے کہ اس کو ایک دفعہ دیکھ لینا ہی بدصورت کو خوش شکل بنا دیتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ اوّل صـ۸)

باطنی حُسن کی دلکش تصویر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باطنی اور روحانی حسن کا ذکر نہایت دلکش اور وجد آفریں پیرائے میں کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"جب سے کہ صانع مطلق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے۔ ہر ایک ذرے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی۔ کیونکہ وہ حسن تجلی گاہ حق ہے وہی حسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا

اُسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ۔

اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اس حسن کو شناخت نہیں کرتے۔ مگر وہ حسن بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ نوح میں بھی وہی حسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزت جلشانہ کو منظور ہوئی اور تمام منکروں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کے بعد موسیٰ میں بھی وہی حسن روحانی لے کر آیا جس نے چند روز تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سید الانبیاء خیر الوریٰ مولانا وسیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حسن لے کر آئے۔ جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے وہی۔

فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ یعنی وہ نبی جناب الٰہی کے بہت نزدیک چلا گیا۔ اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوق کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا۔ اور دونوں قسم کا حسن روحانی ظاہر کیا اور دونوں قوسوں میں وتر کی طرح ہوگیا یعنی دونوں قوسوں میں جو ایک درمیانی خط کی طرح ہو اور اس طرح اس کا وجود واقع ہوا جیسے یہ

درمیانی خط آنحضرت صلعم

اس حسن کو ناپاک اور اندھے لوگوں نے نہ دیکھا جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ یعنی تیری طرف وہ دیکھتے ہیں۔ مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صـ۷۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمال سخاوت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا سخی نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ کسی ماں نے ایسا بیٹا جنا ہے نہ جن سکتی ہے جو آپ کی مانند جود و سخا کر سکے۔ حضرت مولانا روم نے اسی لئے اپنی مثنوی (دفتر ششم) میں فرمایا ہے کہ فیضان اور سخاوت میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ ارشاد نبوی ہے کہ

انما انا قاسم و
خازن واللہ یعطی
(بخاری)

میں تو صرف تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں۔ دیتا تو اللہ ہی ہے۔

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ انصاری کی روایت ہے کہ

ما سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
شیئاً قط فقال لا۔
(صحیحین)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جس کے جواب میں حضور نے نہیں فرمایا ہو۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جود و سخا کے متعدد واقعات تواریخ و احادیث میں مذکور ہیں۔ ان میں سے چند واقعات کا ذکر مولانا شبلی نعمانی نے اپنی مشہور کتاب سیرۃ النبیؐ جلد دوم میں کیا ہے۔ اس میں سے بعض واقعات پیش خدمت ہیں مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ ایک شخص خدمت اقدس میں آیا اور دیکھا کہ کوہ تک آپ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے۔ اس نے آپ سے درخواست کی اور آپ نے سب کی سب دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ اسلام قبول کر لو محمد صلعم ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی پرواہ نہیں کرتے۔"

(صحیح بخاری باب حسن الخلق والسخا)

ایک دفعہ ایک شخص نے کچھ مانگا آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے تم میرے ساتھ آؤ۔ حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے۔ عرض کی کہ آپ کے پاس کچھ موجود نہیں تو آپ پر کیا ذمہ داری ہے۔ ایک اور صاحب حاضر تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ دیتے جائیے اور عرش والے خدا سے نہ ڈریئے۔ وہ آپ کو محتاج نہ کرے گا۔ آپ فرط بشاشت سے مسکرا دیئے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۲۹۰)

عام فیاضی کا یہ حال تھا کہ جو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اگر آپ کے پاس کچھ سرمایہ موجود رہتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے ورنہ وعدہ فرماتے۔ اس معمول کی بناء پر لوگ اس قدر دلیر ہو گئے تھے کہ ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو آیا اور آپ کا دامن پکڑ کر کہا کہ میری ایک معمولی سی حاجت باقی رہ گئی ہے خوف ہے کہ میں اس کو بھول نہ جاؤں اس کو پورا کر دیجئے۔ چنانچہ آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور اس کی حاجت براری کرا کے آئے تو نماز پڑھی۔

(ادب المفرد امام بخاری)

جو چیز آنحضرت صلعم کے پاس آتی جب تک صرف نہ ہو جاتی آپ کو چین نہ آتا بے قراری سی رہتی۔ ام المومنین ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم گھر تشریف لائے تو چہرہ متغیر تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ خیر ہے؟ فرمایا کل جو سات دینار آئے تھے۔ شام ہو گئی وہ بستر پر پڑے رہ گئے (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۹۵)

حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ ایک شب وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ ایک راستہ سے گزر رہے تھے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ابوذر! اگر احد کا پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے تو میں کبھی یہ پسند نہ کروں گا کہ تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس ایک دینار بھی رہ جائے۔ لیکن ہاں وہ دینار جسے میں ادائے قرض کے لئے چھوڑ دوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاستقراض صفحہ ۳۲۱)

ایک بار عصر کی نماز پڑھ کر خلاف معمول فوراً گھر کے اندر تشریف لے گئے اور پھر فوراً نکل آئے۔ لوگوں کو تعجب ہوا آپ نے فرمایا مجھ کو نماز میں خیال آیا کہ سونا گھر میں پڑا رہ گیا ہے۔ گمان ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہ جائے اس لئے جا کر اس کو خیرات کر دینے کو کہہ آیا ہوں

(صحیح بخاری یذکر الرجل الشئ فی الصلوٰۃ)

غزوہ حنین میں جو کچھ ملا آنحضرت صلعم اس کو خیرات فرما کر واپس آ رہے تھے راہ میں بدوؤں کو خبر لگی کہ ادھر سے آنحضرت صلعم کا گزر ہونے والا ہے آس پاس سے دوڑ دوڑ کر آئے اور لپٹ گئے کہ ہمیں بھی کچھ عنایت ہو۔ آپ ازدحام سے گھبرا کر ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ردائے مبارک تھام لی۔ بالآخر اس کشمکش میں جسم اطہر سے چادر اقدس ان کے ہاتھ میں رہ گئی۔ فیاض عالم نے کہا۔ میری چادر دے دو۔ خدا کی قسم اگر ان جنگلی درختوں کے برابر بھی اونٹ میرے پاس ہوتے تو میں سب تم کو دے دیتا۔

(صحیح بخاری باب الشجاعۃ فی الحرب)

(سیرۃ النبیؐ از علامہ مولانا شبلی نعمانی جلد ۲ صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۴)

عالم مادیات و روحانیت کا شہنشاہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ جناب احدیت کی طرف سے "فضل کبیر" کی خلعت سے نوازا ہے (بنی اسرائیل ع ۱۰) اور رحمۃ للعالمین اور "سراج منیر" اور "ساقی کوثر" کے تاج سے آپ کو مفتخر کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ عالم مادیات اور عالم روحانیات دونوں کے شہنشاہ ہیں اور آپ کا دربار عام اور دربار خاص اولین و آخرین۔ عوام و خواص۔ بادشاہ اور فقیر سب کے لئے کھلا ہے اور آپ کے جود و سخا بخشش و عطا اور فیض و عنایت کا دریا ازل سے ابد تک جاری ہے ؎

دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمال سخاوت کس شان سے ختم ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس کا تذکرہ تاریخ اسلام کے مستند واقعات کی روشنی میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حسن کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی اور ابو الحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذو النون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی۔ اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گذرے ہیں۔ ان لوگوں کا ہزار ہا تک عدد پہنچا ہے۔"

(کتاب البریہ ص ۷۳، ۷۴)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کیا خوب فرماتے ہیں: ؎

لہ درجات لاشریک لہ بہا
لہ فیض خیر لا تضاہیہ البحر

(کرامات الصادقین)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسا رتبہ ہے کہ کوئی اس میں آپ کا ہمسر نہیں۔ اور آپ کے افاضہ خیر کی برابری سمندر بھی نہیں کر سکتے۔

پھر فرماتے ہیں: ؎

آنکہ در جود و کرم بحر عظیم
آنکہ در لطف و رحم یکتا درے
آنکہ در جود و سخا ابر بہار
آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
آں رحیم و رحم حق را آئینے
آں کریم و جود حق را مظہرے

(براہین احمدیہ دیباچہ حصہ اول)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیکی اور بخشش میں ایک بڑا سمندر ہیں اور لطف کامل میں یکتا موتی کی طرح ہیں۔ سخاوت کرنے میں موسم بہار کا بادل ہیں اور فیض و عطا کے آفتاب و ماہتاب کا مشرق۔ آپ رحیم ہیں اور خدا کی رحمت کا نشان آپ کریم ہیں اور خدا تعالیٰ کی بخشش آپ کے وجود میں ظاہر ہوئی ہے۔

رحمۃ للعالمین کے دائمی برکات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی پہلی شہرۂ آفاق کتاب "براہین احمدیہ" میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا بڑے پرشوکت انداز میں ذکر فرمایا ہے۔

تحریر فرماتے ہیں:

"بہ تبعیت خدا کے کلام کے اور اسی کی تاثیر اور برکت سے وہ لوگ کہ جو قرآن شریف کا اتباع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول مقبول پر صدق دلی سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام مخلوقات اور تمام جبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام ان چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں یا ظہور آئندہ ہوں بہتر اور پاک تر اور کامل تر اور افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ وہ بھی ان نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں اور جو شربت موسیٰ اور مسیح کو پلایا گیا وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور ان میں روشن ہیں۔ بنی یعقوب کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنےٰ سے ادنےٰ امت جس کے احقر سے احقر جا کر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ نبیک وحبیبک سیّد الانبیاء وافضل الرسل وخیر المرسلین وخاتم النبیّین محمد وآلہ واصحابہ و بارک وسلّم"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۴۵ ۲۴۶)

حرفِ آخر

معزز قارئین کمالاتِ محمدی تو ان گنت اور بے شمار ہیں۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق صرف مندرجہ بالا واقعات کا ہی مطالعہ کرے۔ اور آپ کے حسنِ لازوال شجاعت ازلی، اور سخاوت جاوداں پر محققانہ انداز میں تدبر کرے۔ تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ فی الحقیقت تمام کمالات نبیوں کے سردار رسولوں کے فخر حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئے۔

سچ فرمایا بانی سلسلہ احمدیہ نے ؎

تمت علیہ صفات کل مزیۃٍ
ختمت بہ نعماء کل زمان

(آئینہ کمالات اسلام)

یعنی ہر قسم کی فضیلت کے صفات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں نقطۂ کمال کی آخری حد تک پہنچ گئے اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہو گئیں۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

خدا تعالےٰ سے محبت تام نوافل کے ذریعہ ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس یاد رکھو کہ خدا سے محبتِ تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں۔ یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔

صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا اور خدا سے غافل نہیں ہوتا ان کے کان ہو جاتا ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے۔ وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہ سن نہیں سکتے۔ اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالےٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسے ہی فسق وفجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زنا الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۹۔ ۲۰۰)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش / فروری ۱۹۸۰ء تاریخ یاد رکھئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین سے گزارش ہے کہ وہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش کی تاریخ یاد رکھیں اس تاریخ تک ان کے وعدہ کا ۶/۱۵ وصولی ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

رسالہ نماز بطور انعام برائے اطفال

جن اطفال نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلان سال نو (۲۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء) کے بعد تحریک جدید کا چندہ کم از کم دس روپے ادا کر دیا ہے۔ وہ ایک کارڈ لکھ کر دفتر ہذا سے رسالہ نماز بطور انعام منگوا سکتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

از سرشتہ بلدیہ ربوہ

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بلدیہ ربوہ کی حدود میں کچھ لوگ بلا منظوری بلدیہ ہذا زرعی اراضی کے پلاٹ بنا کر فروخت کر دیتے ہیں۔ یہ کارروائی غیر قانونی ہے کیونکہ اس طرح بننے والی کالونیوں میں گلیاں / نالیاں / سڑکیں اور دیگر ضروریات مہیا کرنا بلدیہ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ مزید برآں ایسی کالونیوں میں گلیوں سڑکوں کی چوڑائی اور کھلی جگہوں کی فراہمی کا یقین بھی نہ ہے۔ کیونکہ ان کا نقشہ بلدیہ سے منظور نہ کرایا گیا ہے۔

لہٰذا اپنے مفاد میں بلا منظوری بلدیہ ربوہ بننے والی کالونیوں میں پلاٹ خریدنے سے گریز کریں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کالونیوں میں واقع پلاٹ ہائے پر تعمیر مکان / دکان کے نقشہ جات بھی منظور نہیں کئے جائیں گے۔

المشتہر۔ مسعود اسلم اعوان ناظم بلدیہ ربوہ ضلع جھنگ

PPL-474

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۹۷۹ء کے موقع پر

امریکی وفد کے نمائندہ کی تقریر

"میری پیاری بہنو!

آج میں اس معزز بین الاقوامی اجتماع میں جو ہمارا جلسہ سالانہ ہے خطاب کرتے ہوئے بڑی عزت اور فخر محسوس کرتی ہوں۔ میرے لئے یہ بہت بڑی برکت اور رحمت کا باعث ہے کہ میں کسی بھی جہت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے کا باعث بنی ہوں جو آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے اور ہم خود اس کے پورا ہونے کے گواہ بن گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خبر دی تھی کہ میں تجھے اسلام کا ایک بڑا گروہ عطا کروں گا اور تیرا پیغام دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

احمدیت کا آغاز ایک تنہا وجود سے ہوا اور اس کی پیشگوئیاں پوری ہونی شروع ہوئیں اور افراد اور قومیں اسلام میں داخل ہونے لگیں اور یوں خدا کے وعدوں کے پورا ہونے کی ابتدا ہوگئی۔

دس ہزار میل دور سے آج امریکہ کا وفد اس عظیم اجتماع میں شریک ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا کس قدر درخشندہ ثبوت ہے کہ لوگ دور سے بھی اور نزدیک سے بھی جوق در جوق یہاں آئیں گے یہاں تک کہ مسیح کے مسکن تک آنے والے راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور میری بہنو یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ قادیان اور ربوہ دونوں ہی رحمتوں اور برکتوں والی بستیاں ہیں۔

دسمبر کا مہینہ ہر سال اس پیشگوئی کا شاہد بن جاتا ہے اور اس اجتماع میں مسلسل اضافہ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ الحمد للہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے احمدیت قبول کر لی ہے۔

آخر میں آپ سب بہنوں سے درخواست ہے کہ آپ اپنی امریکن بہنوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہم امریکہ میں بھی اپنی تعداد میں ترقی کرتی رہیں اور ہم سب اپنے مولا کے بے حد شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی توفیق اور موقع عطا کیا۔

(مرسلہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہ نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ پاموموں آج اس عظیم بزرگ کے پہلو میں احمدیہ مقبرہ بو میں محوِ خواب ہیں۔

پاموموں سیرالیون کے ان پرانے بزرگوں میں سے تھے جن کے وجود کا نیک نمونہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے ایک بڑی نعمت کی حیثیت رکھتا ہے۔ کچھ اور ایسے نیک مرد ابھی باقی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے اور ان کے نیک نمونہ کو نئی نسل میں منتقل فرمائے تا اس روحانی مے خانے میں پرانے بادہ کشوں کی مستانہ روح ہمیشہ برقرار رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے مدارج بلند فرمائے۔ آمین۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان	غزوۂ احزاب	
حجم	دس ہزار الفاظ	
نقد انعامات	اوّل	۷۰۰ روپے
	دوم	۵۰۰ روپے
	سوم	۳۰۰ روپے
آخری تاریخ	۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء	

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سیرالیون کے ایک مرحوم موصی کا ذکرِ خیر

(مکرم میاں لطف الرحمٰن صاحب محمود۔ پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما سیرالیون)

مکرم محمد بومہ جو حلقہ احباب میں "پاموموں" کے نام سے مشہور تھے مختصر علالت کے بعد گزشتہ ماہ شہر بو (Bo) میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۳۸ء میں تحریک احمدیت میں شامل ہونے والے ان ابتدائی مخلصین میں سے تھے جنہوں نے حضرت الحاج نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حق کو شناخت کیا اور پھر کوشش کی کہ احمدیت کی تعلیمات ان کے رگ و پے میں سرایت کر جائیں۔

پاموموں کو قبولِ حق کے بعد لمبے عرصہ تک مبلغین کرام اور مشن کے اداروں کی خدمت کے خاص مواقع ملتے رہے۔ سالہا سال تک انہیں احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے دارالاقامۃ کے "کک" کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ وفات سے چند ہفتے قبل ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ افسوس کہ ریٹائرمنٹ کے جلد بعد ہی دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

مرحوم پاموموں کو مالکِ حقیقی نے متعدد خوبیوں سے متصف فرمایا تھا۔ آپ پابندِ صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، دعاگو، خاکسار، خاموش، محنت کش، ملنسار اور مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ اس سال بھی کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود انہوں نے روزوں کا اہتمام کیا۔ نماز تہجد کا انہیں خاص ذوق تھا۔ ان کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو بورڈنگ ہاؤس کے کام سے فراغت پا کر اپنے "کلاک" کا وقت اور "الارم" چیک کرانے کے لئے باقاعدگی سے بورڈنگ ہاؤس کے ناظم کے پاس آتے۔ ان کی شب بیداری سکول کے لئے ایک اور لحاظ سے بھی بڑی مفید تھی۔ چوروں اور نقب زنوں کے پروگرام ان کی وجہ سے اکثر درہم برہم ہوتے رہتے۔

مرحوم صابر و شاکر اور قانع طبیعت کے مالک تھے۔ پرسشِ احوال پر ہمیشہ یہی جواب ہوتا "الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں" بیماری اور پریشانی کی حالت میں بھی یہی فقرہ ان کے منہ سے نکلتا۔ ان کی یہ دلنواز ادا مجھے بہت بھلی لگتی۔ ایک غریب آدمی اپنی مختصر خواہشات کی ننھی منی دنیا میں کس طرح اپنے مالک حقیقی سے راضی برضا رہتا ہے۔ اگر سوچا جائے تو قناعت اور غنا بہت بڑی نعمتیں ہیں۔

ایک اور پیارا منظر مجھے ابھی تک یاد ہے۔ ایک دفعہ سفر پر جانے سے پہلے پاموموں اپنا رختِ سفر برآمدے میں رکھ کر ہاتھ اٹھا کر مسنون طریقے سے دعا میں مصروف تھے۔ یہ نظارہ کبھی کبھار نظر آتا ہے۔ پاموموں نے اسلامی ثقافت کے اس پہلو سے پورا پورا حصہ لیا تھا۔

مرحوم نظامِ وصیت میں شامل تھے۔ بڑی باقاعدگی سے حصہ آمد ادا کرتے۔ جماعت کی دوسری مالی تحریکوں میں بڑے شوق اور بشاشت سے حصہ لیتے۔ جماعتی تقاریب خصوصاً سالانہ کانفرنس کے موقع پر جو گزشتہ تیس سال سے بو کے مرکز شہر میں منعقد ہو رہی ہے پاموموں جماعتی انتظام کے تحت مہمانوں کے لئے کھانے کی تیاری میں منتظمین کی خاص مدد کرتے۔ بو کی جامع مسجد (جس کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ افریقہ کے دوران مئی ۱۹۷۰ء میں رکھا) کی تعمیر کے سلسلہ میں کئی وقارِ عمل ہوئے۔ پاموموں اس موقع پر جوانوں کا سا جوش و خروش دکھاتے۔ ایسے مواقع پر وہ بیلچہ اور "ہیڈ پان" سنبھالے سب سے پہلے آتے اور سب سے آخر میں جاتے۔ کسی غلط فہمی یا جھگڑے کی صورت میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق "سچے ہو کر جھوٹے کا تذلل اختیار کرنے" کی حسین تعلیم پر عمل پیرا پایا۔ حضرت الحاج نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۵ء میں بو میں انتقال فرمایا۔ پاموموں کو ان کی خاص خدمت کا موقع ملا، خصوصاً مرض الموت میں۔ پاموموں اس وقت بھی بسترِ مرگ کے پاس موجود تھے جب اس مجاہد فی سبیل اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے سٹور جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ

ذیل میں ان لجنات کے نام شکریہ کے ساتھ درج ہیں۔ جنہوں نے امسال سٹور جلسہ سالانہ کے لئے عطیات دیئے۔ لجنات اس بات کو نوٹ کرلیں کہ آئندہ سال سامان بھجواتے وقت بالٹیوں کی بجائے ٹوکریاں، لالٹین۔ نیز بچے جگ، گلاس۔ دسترخوان وغیرہ بھجوائیں۔ اگر کسی لجنہ نے سامان دیا ہے اور اس میں درج ہونے سے رہ گیا ہے تو مطلع فرمائیں۔

(ناظمہ جلسہ سالانہ)

نمبر شمار	نام لجنات	فہرست اشیاء و نقدی
۱۔	لجنہ حلقہ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤ الدین گجرات	چار بالٹیوں، چار دسترخان اور چار سالن والے بڑے چمچے کے لئے نقد/۱۶۵ روپے۔
۲۔	بدوملہی	بالٹیاں ۱۲ عدد، ٹوکریاں ۱۲ عدد، چمچ سالن والے ۶ عدد
۳۔	پشاور	بالٹیوں کے لئے نقد/۲۰۰ روپے
۴۔	حلقہ دستگیر قیادت نمبر ۴ کراچی	بالٹیوں کے لئے نقد/۵۰ روپے
۵۔	قیادت نمبر ۴ کراچی	" " " /۱۵۰ روپے
۶۔	سہوکی ضلع گوجرانوالہ	" " " /۱۰۰ "
۷۔	محترمہ اللہ رکھی صاحبہ سرگودھا	دو عدد بالٹیاں
۸۔	سانگلہ ہل	بالٹیاں ۶ عدد۔ دسترخوان ۶ عدد
۹۔	چنیوٹ	بالٹیاں ۶ عدد۔ چمچ ۶ عدد
۱۰۔	سانگھڑ	دسترخوان ۲ عدد، بالٹی ایک عدد، چمچ ایک عدد۔ کیتلی ایک عدد
۱۱۔	سرگودھا	بالٹیاں ۸ عدد
۱۲۔	کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ	دسترخوان ۸ عدد۔ چمچ سالن والے ۴ عدد
۱۳۔	بہاولنگر	بالٹیوں کے لئے نقد/۶۰ روپے

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے خان چوہدری کا نکاح عزیزہ طاہرہ ناہید کے ہمراہ بالعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر پر مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے ۲۵ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد رحمت بازار ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ طاہرہ ناہید چوہدری محمد افضل صاحب لاہور کی صاحبزادی اور مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا و چوہدری محمد ارشد فاروق صاحب (ریڈیوگرافر) فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بھتیجی اور حضرت چوہدری سربلند خان صاحب صحابی مرحوم رضی اللہ کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سلسلہ عالیہ احمدیہ و جانبین کے لئے باعث برکت، عزت اور مثمر ثمرات بنائے۔ آمین۔

(محمد سعید اللہ خان منہاس ریٹائرڈ ہیڈ کلرک ناظر اعلیٰ ربوہ)

آنکھوں کی کیورز EYES CURES

موتیا بند کیور CATARACT CURE
کمزوری چشم کیور EYES CURE
ضرب چشم کیور EYES INJURIES CURE
کمزوری نظر کیور EYESIGHT CURE
دھندلی نظر کیور FOGGY EYESIGHT CURE
کالا موتیا کیور GLAUCOMA CURE
ناخونہ کیور PTERYGIUM CURE
گوہانجنی کیور STYES CURE

پندرہ روپے فی کیور (CURE) دستیاب ہیں۔ ایک سو گیارہ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیور میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو رجسٹرڈ) پاکستان ہوم۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر الفضل)

ادائیگی (بقیہ صفحہ ۲)

کیا ہے۔ پھر اس نے اسی جنس میں سے اس کا جوڑا بنایا۔

یہی حال تمام دوسری ذی روح مخلوق کا ہے۔ ہر نوع کی مخلوق کو خدائے واحد و یگانہ نے علیحدہ علیحدہ نفس واحدہ سے پیدا کیا ہے۔

الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا اور غور کیا جائے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات اس کے پورے نظام شمسی اور اس کی ہر شئی میں توحید کا نقش موجود ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود اس کائنات اور اس میں پائی جانے والی ہر شئی کے ذریعہ دنیا پر اپنی توحید کو آشکار فرمایا ہے۔ اور اس کی پیدا کردہ ہر چیز زبان حال سے پکار پکار کر یہ اعلان کر رہی ہے کہ:۔

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (الزمر آیت ۵)

ترجمہ:۔ اللہ ایک ہے اور غالب ہے۔

خاص علم طبعیات کے ذریعہ آئندہ زمانہ میں توحید باری تعالیٰ کے نئے ثبوت فراہم ہونے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی پر جس کی طرف ہم نے اس مضمون کے شروع میں اشارہ کیا تھا ہم آئندہ شمارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق ؂

نصاب وظائف نصرت جہاں بیگم رضؓ اور نواب مبارکہ بیگم رضؓ

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم رضؓ

۱۔ قرآن کریم	:۔	سورۃ بقرہ مکمل مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر۔
۲۔ حفظ قرآن	:۔	سورۃ نباء اور سورۃ نازعات مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس۔
۳۔ حدیث	:۔	حدیقۃ الصالحین۔ پہلی ایک صد احادیث کا ترجمہ۔
۴۔ کلام	:۔	دعوۃ الامیر اور رسالہ الوصیت مکمل

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم رضؓ

۱۔ قرآن کریم	:۔	پہلا پارہ مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر۔
۲۔ حفظ قرآن	:۔	قرآن کریم کی آخری ۱۰ سورتیں مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر۔
۳۔ حدیث	:۔	چالیس جواہر پارے مع ترجمہ اور تشریحی نوٹس
۴۔ کشتی نوح اور نماز باترجمہ مکمل۔		

نوٹ:۔ ہر دو وظائف میں ۷۰ فی صد نمبر حاصل کرنا لازمی ہے۔

تمام لجنات اپنے اپنے ہاں طالبات کو ان وظائف کے امتحان کے لئے تیار کریں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ضلع سیالکوٹ کے بعض مقامات کا ایک مختصر سا دورہ کر رہا ہے۔ امراء صاحبان، صدر صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون کر کے اس دورہ کو کامیاب بنانے میں امداد فرمادیں مشکور ہونگا۔ اخبار الفضل اصل میں ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کر رہی ہے اس کا ہر گھر میں جانا تربیت اولاد کے لئے بہت ضروری ہے۔

دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۵ فروری ڈسکہ ۷ تا ۹ فروری سیالکوٹ شہر و چھاؤنی
۱۰ فروری چونڈہ ۱۱ فروری پسرور ۱۲ فروری نارووال
۱۳ فروری بدوملہی ۱۴ فروری قلعہ صوبا سنگھ ۱۵ فروری سمبڑیال
۱۶، ۱۷ فروری ریلوے، ڈنڈ پور کھروڑیاں۔ ۱۸، ۱۹ فروری گوجرانوالہ شہر

بوقت ضرورت پروگرام میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ اس دورہ میں خاکسار کے ساتھ مکرم مولوی نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ سیالکوٹ بھی شامل ہوں گے۔ (عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا اختتام

(بقیہ صفحہ اوّل)

حاصل کئے۔ اس کے علاوہ ٹورنامنٹ میں آنے والے پاکستان کے نامور کوچ اور ایمپائر صاحبان کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے ان میں جناب اکمل وائیں، جناب شیخ امین، جناب مسعود عالم، جناب ضامن، جناب نذیر بھا، جناب محمد خاں کراچی، جناب ملک مسعود احمد، جناب مرزا رفیق احمد، جناب خورشید موتی لال صاحب اور اس کے علاوہ جناب مبارک احمد خالد صاحب کو بھی انعامات دیئے گئے۔ علاوہ ازیں تمام ٹیموں کے اراکین کو ٹورنامنٹ میں شمولیت کی اسناد دی گئیں۔ ان ٹیموں کے کیپٹن صاحبان نے حضور ایدہ اللہ سے یہ اسناد وصول کیں۔ ان ٹیموں کے نام یہ ہیں۔ حبیب بنک کراچی، پاکستان آرمی، فضلِ عمر کلب ربوہ، نیشنل بنک، والی ایم آر سی فیصل آباد، راولپنڈی ڈویژن برادرز کلب لاہور، والی ایم سی اے کراچی، رائل کلب ربوہ، پاک پولیس، نیو ایج کلب لاہور، پی آر کراچی، الائیڈ کلب فیصل آباد، والی ایم سی اے لاہور، سی ٹی آئی سیالکوٹ، میاں چنوں کلب، فرینک فائیو کلب لاہور، بنوں کلب اور جھنگ کلب۔

فائنل میچ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخری روز کا فائنل میچ بنفسِ نفیس تشریف لاکر دیکھا۔ یہ میچ ملک کی دو مایہ ناز ٹیموں یعنی حبیب بنک کراچی اور باسکٹ بال کی قومی چیمپئن ٹیم پاک آرمی کے درمیان تھا۔ یہ میچ حبیب بنک نے ۵۹ کے مقابلے میں ۸۷ پوائنٹس سے جیت لیا۔ اس میچ میں حبیب بنک کراچی کی ٹیم نے نہایت اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا اور شروع سے آخر تک میچ پر اپنی گرفت مضبوط رکھی۔ پہلے ہاف تک پاک آرمی نے ۲۳ پوائنٹس سکور کئے تھے جبکہ حبیب بنک نے ۳۸ پوائنٹ بنائے تھے۔ مگر دوسرے ہاف میں کھیل تیز ہو گیا اور دونوں ٹیموں نے تیزی سے سکور کیا اور پہلے ہاف کی نسبت زیادہ پوائنٹس بنائے مگر پاک آرمی کی ٹیم حبیب بنک کے دباؤ سے نکل سکی اور ۲۸ پوائنٹس سے ہار گئی حبیب بنک کے طویل القامت کھلاڑی جناب ماجد صاحب نے خصوصاً نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور سب سے زیادہ انفرادی سکور کیا۔ پاک آرمی کی طرف سے کیپٹن شاہد سعدی نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس میچ کے ریفری پاکستان کے انٹرنیشنل ایمپائر اور کوچ جناب شیخ محمد امین اور مشہور کوچ جناب اکمل وائیں تھے۔

آج کے دن کا دوسرا نمایاں کھیل تیسری اور چوتھی پوزیشن پر تھا جس میں فضلِ عمر کلب ربوہ اور پاک ریلوے کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ فضلِ عمر کلب ربوہ نے ۵۰ کے مقابلے میں ۵۳ پوائنٹس سے جیتا۔ پہلے ہاف تک فضلِ عمر کلب ربوہ نے سات پوائنٹس سے برتری حاصل کی مگر دوسرے ہاف میں مقابلہ سخت ہوا اور پانچ مواقع ایسے آئے جبکہ پاک ریلوے کے پوائنٹس فضلِ عمر کلب سے زیادہ ہو جاتے رہے۔ کھیل ختم ہونے سے چند منٹ پیشتر پاک ریلوے کے ۴۶ پوائنٹس تھے جبکہ فضلِ عمر کلب کے ۴۳ پوائنٹس تھے مگر اس کے بعد فضلِ عمر کلب نے تابڑ توڑ حملے کئے اور اپنا سکور ۵۲ تک پہنچا دیا جبکہ پاک ریلوے کا سکور ابھی ۴۶ تک ہی تھا۔ اس کے بعد پاک ریلوے نے یکے بعد دیگرے چار پوائنٹس حاصل کئے اور اپنا سکور ۵۰ تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد فضلِ عمر کلب نے ایک اور پوائنٹ حاصل کیا اور میچ ختم ہونے تک یہ برتری برقرار رہی۔

آج کا پہلا سیمی فائنل حبیب بنک اور فضلِ عمر کلب کے درمیان ہوا۔ یہ میچ حبیب بنک نے ۵۶ کے مقابلے میں ۱۰۲ پوائنٹس سے جیت لیا۔ کھلاڑیوں کے انفرادی سکور یہ ہے۔ حبیب بنک ماجد پرویز ۴۶، اعظم ۳۰، شریف ۱۸، اور عبدالرحیم ۸۔ فضلِ عمر کلب حافظ مسعود ۱۸، ظہیر شاہ ۱۰، ادریس ۸، طاہر ۸، بابط مرزا ۶ اور سرور ۶۔

دوسرا سیمی فائنل پاک آرمی اور ریلوے کے درمیان ہوا جو کہ آرمی نے ۵۵ کے مقابلے میں ۷۱ پوائنٹس سے جیت لیا۔ اس میں انفرادی سکور یہ رہا۔ پاک آرمی جمشید ۲۴، غلام رسول ۱۶، ارشد ۱۵، شاہد سعدی ۱۹ اور احمد ۲۔ پاک ریلوے آغا ارشد ۲۲، غلام فرید ۱۷، جمشید ۱۰، ٹیپو ۶۔

تیسری چوتھی پوزیشن کے میچ میں جو کہ فضلِ عمر کلب نے ۵۰ کے مقابلے میں ۵۳ پوائنٹس سے جیتا انفرادی سکور یہ رہا۔ فضلِ عمر کلب حافظ مسعود ۱۶، ظہیر شاہ ۱۳، طاہر ورک ۱۱، سرور ۸، بابط مرزا ۵، پاک ریلوے آغا ارشد ۱۶، پرویز ۱۲، جمشید ۸، فرید ۸، ٹیپو ۶۔

فائنل مقابلے میں جو کہ حبیب بنک نے ۵۹ کے مقابلے میں ۸۷ پوائنٹس سے جیتا انفرادی سکور یہ رہا۔ حبیب بنک ماجد پرویز ۳۹، عبدالرحیم ۱۸، شریف ۱۶، اعظم ۱۲۔ پاک آرمی جمشید ۱۶، شاہد سعدی ۱۰، احمد ۱۰، ارشد ۱۰، غلام رسول ۷ اور عبدالغفور ۷۔

ٹورنامنٹ میں چاروں روز نہایت اچھے کھیل کا مظاہرہ ہوا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح پہلے روز محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا۔ اس کے بعد دوسرے روز کے مہمانِ خصوصی ایشین ہاکی فیڈریشن کے صدر اور انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن کے نائب صدر کرنل آئی ایس دارا تھے۔ تیسرے دن کے مہمانِ خصوصی ضلع لاہور کے امیر جماعت ہائے احمدیہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب تھے آخری دن حضور ایدہ اللہ کی آمد سے قبل کے میچوں کے مہمانِ خصوصی پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری جنرل شیخ نعیم صاحب تھے۔ ٹورنامنٹ کے تیسرے دن یعنی ۲۷ر جنوری کو ٹورنامنٹ کی انتظامی کمیٹی کی طرف سے کھلاڑیوں اور کوچ و مینجر صاحبان کے اعزاز میں ایوانِ محمود ربوہ میں ڈنر دیا گیا جس میں ربوہ کے بعض احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور باسکٹ بال کے پرانے کھلاڑیوں کے درمیان کافی دیر تک تشریف فرما رہ کر ان سے بے تکلفی کے ماحول میں گھل مل کر باتیں کیں۔

یادگار میچ

(بقیہ صفحہ اوّل)

پندرہ منٹ کے اس میچ میں سعید جاوید حسن کی ٹیم ۶ کے مقابلے میں ۷ پوائنٹس سے جیت گئی۔ باسکٹ بال کے پرانے اور منجھے ہوئے کھلاڑیوں کا بڑھاپے کی عمر میں ایک دفعہ پھر عمرِ رفتہ کو آواز دینے کا منظر نہایت ہی لطف انگیز تھا جس سے ان کھلاڑیوں اور خود شائقین نے بہت لطف اٹھایا۔

● اس میچ کے ریفری پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری شیخ نعیم اور پروفیسر نصیر خاں صاحب تھے۔

● اس یادگار میچ کے دوران جناب اسلم شاد منگلا صاحب لاؤڈ سپیکر پر ساتھ ساتھ کمنٹری کرتے جاتے تھے اور کھلاڑیوں کا تعارف بھی کراتے جاتے تھے۔

● سات منٹ کے پہلے ہاف میں ان پرانے کھلاڑیوں کی ایک ٹیم نے ۲ اور دوسری ٹیم نے صرف ایک پوائنٹ حاصل کیا۔

● سفید بالوں والے بھاری ڈیل کے نحیف جسموں کی باسکٹ بال کورٹ میں جوانوں کی سی سرگرمی اور دوڑ دھوپ پر شائقین نے دل کھول کر داد دی۔ جس وقت یہ مقابلہ کرایا گیا اس وقت حضور ایدہ اللہ بھی تشریف فرما تھے۔

ولادت

مکرم ولی الرحمٰن صاحب سنوری کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ر جنوری کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اس کا نام فرزانہ سنوری تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کی پوتی اور مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ امیر جماعتِ احمدیہ چنیوٹ کی نواسی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم نومولودہ کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے، لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

فضل الٰہی انوری
سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

فون ۳۸۲۲
سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے
"الحمرا اسٹیٹس"
۱۰۶۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
پروپرائٹرز:۔ خادم حسین و ڈاکٹر طاہر احمد وڑائچ